

ہجری اور عیسوی کیلنڈر کے حساب کے اصول

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

shahdbd@rediffmail.com

چاند سورج کی دو رفتاریں ہیں ایک ہے طول میں اور دوسری ہے عرض میں، چاند اور سورج روزانہ جو مسافت طے کرتے ہیں وہ طول ہے اور سال میں جو مسافت طے کرتے ہیں وہ عرض ہے۔ چاند جو اپنی مسافت عرض میں طے کرتا ہے اُس کی اس گردش کو اسلامی کیلنڈر سے ایک سال میں ۳۵۴ دن اور ۹ گھنٹہ مانا گیا ہے۔ یعنی چاند کو عرض کی طرف سے اپنی جگہ آنے میں ۳۵۴ دن ۹ گھنٹے لگ جاتے ہیں، تب ایک سال ہجری کا بنتا ہے۔ سورج جو اپنی مسافت عرض میں طے کرتا ہے اُس کی گردش کو ایک سال میں ۳۶۵ دن اور ۶ گھنٹہ مانا گیا ہے۔ یعنی سورج کو عرض کی طرف سے اپنی جگہ آنے میں ۳۶۵ دن ۶ گھنٹے لگ جاتے ہیں، تب ایک سال عیسوی کا بنتا ہے۔ گویا ایک سال میں ہجری اور عیسوی کے درمیان ۶ گھنٹے لگ جاتے ہیں، تب ایک سال عیسوی اور ہجری دونوں کے دن برابر چلتے رہیں گے ایک دن کے مقابل ایک ہی دن رہے گا، البتہ دس دن اکیس گھنٹے کا یہ فرق عیسوی کے سوسال کو ہجری کے حساب سے ایک سو تین سال پچیس دن بنا دے گا۔ لیکن دنوں میں دونوں کی تعداد برابر رہے گی۔ اس وجہ سے تطبیق میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ مثلاً عیسوی کے سوسال میں ۳۶۵۲۵ دن بنتے ہیں تو ہجری کے ایک سو تین سال پچیس دن کے بھی ۳۶۵۲۵ ہی دن بنتے ہیں۔

ایک اہم اصول ہے کہ کسی بھی عیسوی تاریخ کے لیے جو دن پڑے گا اس کے سوسال کے بعد پھر وہی تاریخ اس سے ایک دن پہلے پڑے گی۔ مثلاً یکم جنوری ۲۰۱۵ء میں جمعرات کا دن پڑا ہے تو اس سے ایک سوسال کے بعد وہی تاریخ (یکم جنوری ۲۱۱۵ء) بدھ کے دن پڑے گی۔ اگر ماقبل کی تاریخیں دیکھی جائیں تو یہی اصول کام کرے گا یعنی ایک سوسال قبل وہی تاریخ ایک دن کے بعد پڑے گی۔ مثلاً یکم جنوری ۱۹۱۵ء میں جمعہ کے دن پڑی ہوگی کیوں کہ یکم جنوری ۲۰۱۵ء میں جمعرات کے دن پڑی ہے۔

سوال یہ ہے کہ سوسال کے بعد پھر وہی تاریخ ایک دن پہلے کیوں آتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سوسال میں کل ۳۶۵۲۵ دن بنتے ہیں، اس میں کچھ گھنٹہ یا منٹ بچا ہوا نہیں رہتا ہے۔ اگر اس عدد کو ہفتہ میں تبدیل کیا جائے تو ایک دن کم ۵۲۱۸ ہفتہ بنتے ہیں یعنی ۵۲۱۷ ہفتہ اور چھ دن۔ اگر مکمل ۵۲۱۸ ہفتے

بننے تو دوسری صدی پھر اسی دن سے شروع ہوتی جو دن پہلی تاریخ میں پڑا تھا؛ لیکن چونکہ ایک دن کم ہے؛ اس لیے دوسری صدی ایک دن پہلے سے شروع ہوگی۔

اس اصول کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر صدی کے بعد دوسری صدی شروع ہونے میں صرف ایک دن کا فرق رہے گا۔ جن جنزیوں میں دو دن، تین دن یا چار دن کا فرق دکھایا گیا ہے، وہ یقینی طور پر غلط ہوں گی۔ ایسی جنزیوں میں غلطی عموماً اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ یا تو ان میں کسی غلط مفروضہ پر اعتماد کیا گیا ہوگا یا پھر صرف سوسال یا دو سوسال پر مشتمل وہ جنزیاں ہوتی ہیں اور اس میں غلط تاریخ پر اعتماد کر لیا جاتا ہے۔ بسا اوقات حساب کی غلطی بھی اس کا سبب بن جاتی ہے، مثال کے طور پر مارکیٹ میں دستیاب اور کمپوٹرائزڈ تین جنزیوں کو منتخب کر کے دس صدیوں کا تقابل پیش کیا جاتا ہے جس سے ہمارے قارئین کو نہ صرف یہ صحیح اصول کی پہچان ہو جائے گی؛ بلکہ بہت سی رائج جنزیوں میں پائے جانے والے غلط حساب کا بھی بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

واضح رہے کہ ان جنزیوں میں سے ایک مطبوعہ جنزری ”تحفہ شاہجہانی دائمی کیلنڈر“ (Islamicity.com)، اور اسلامک فائنڈر ڈاٹ آرگ (Islamicfinder.org) یہ دونوں جنزیاں انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔ ان جنزیوں کے مرتبین اور ناشرین پر حرف گیری ہرگز مقصود نہیں؛ بلکہ مقصد اصول اور صحیح حساب کا بیان کرنا ہے۔

اسلامک فائنڈر ڈاٹ آرگ	فرق تاریخ و ماہ	تاریخ و ماہ	اسلامک فائنڈر ڈاٹ آرگ	فرق تاریخ و ماہ	تاریخ و ماہ	تاریخ و ماہ	تاریخ و ماہ	تاریخ و ماہ	تاریخ و ماہ
۱۳	رجب الاوّل	۱۳	۱۳	رجب الاوّل	۱۳	۱۳	رجب الاوّل	۱۳	۱۳
۱۰	رجب الثانی	۱۰	۱۰	رجب الثانی	۱۰	۱۰	رجب الثانی	۱۰	۱۰
۵	جمادی الاوّل	۵	۵	جمادی الاوّل	۵	۵	جمادی الاوّل	۵	۵
۱	جمادی الثانی	۱	۱	جمادی الثانی	۱	۱	جمادی الثانی	۱	۱
۲	شعبان	۲	۲	شعبان	۲	۲	شعبان	۲	۲
۲	جمادیت	۲	۲	جمادیت	۲	۲	جمادیت	۲	۲
۱	شوال	۱	۱	شوال	۱	۱	شوال	۱	۱
۲	ناقابل فہم	۲	۲	ناقابل فہم	۲	۲	ناقابل فہم	۲	۲

صحیح اصول کے حساب سے دس صدیوں کی تاریخ و مطابقت میں تین کیلنڈروں کا تقابل

اسلامک فائنڈر ڈاٹ آرگ یا اسلامک سٹی ڈاک کام میں آپ غور کریں گے تو عیسوی بعض صدیوں میں تو ایک دن کا فرق ملے گا؛ لیکن بعض میں دو دن کا اور بعض میں چار دن کا بھی فرق ملے گا جو اصول کے حساب سے صحیح نہیں ہے، اصول کے مطابق ایک صدی سے لے کر دوسری صدی تک صرف ایک ہی دن کا فرق نکلتا چاہیے۔ یہی غلطی ہجری تاریخوں میں بھی ہے کہ تطبیق بھی غلط اور تاریخیں بھی غلط ہیں صرف ۱۹۳۵ء اور ۲۰۳۵ء والی دو صدیوں کی تاریخ و تطبیق درست ہے بقیہ نہیں؛ کیوں کہ ان جیسی جنزریوں میں تاریخیں یا تو غلط اصول پر مبنی ہیں یا غلط معلومات پر یا پھر غلط حساب پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اس کے مقابل ”تحفہ شاہجہانی دائمی کیلنڈر“ مرتبہ مولانا عبدالعزیز المقتد ابن شاہجہاں، میں غور کریں تو پوری دس صدیوں میں ہر جگہ عیسوی میں صرف ایک ہی دن کا فرق ملتا ہے اور ہجری میں پانچ یا چھ دن کا جو صحیح اصول کے عین مطابق ہے۔

بازار میں ایک جنزری ”انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی“ سے شائع ہونے والی ”تقویم ہجری و عیسوی، (مرتبہ ابوالنصر محمد خالدی ایم اے عثمانیہ بنظر ثانی مولوی محمد احمد خاں پروفیسر جامعہ عثمانیہ اور زیڈ اے ڈیائی) بھی دستیاب ہے۔ اس جنزری میں جمعہ کا دن ۱۶ جولائی ۶۲۲ء میں دکھایا گیا ہے؛ جبکہ انگریزی یعنی عیسوی کیلنڈر سے بھی ۱۶ جولائی ۶۲۲ء میں جمعہ کا دن نہیں آتا ہے؛ بلکہ جمعہ کے دن جولائی کی ۱۵ تاریخ آتی ہے۔ آپ موجودہ دن اور تاریخ سے ماقبل کی طرف حساب کر کے دیکھ لیں۔ یا تو ۱۶ جولائی کو ۱۵ جولائی بنا نا پڑے گا یا پھر جمعہ کے دن کو سنچر کے دن سے بدلنا پڑے گا ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک کو ماننا پڑے گا؛ اس لیے کہ انگریزی تاریخیں بالکل طے شدہ ہوتی ہیں۔ دن جمعہ کا طے کیا جائے اور اس کی تاریخ ۱۶ جولائی طے کی جائے یہ نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً؛ جبکہ عیسوی کیلنڈر میں دنوں کی تعداد قطعی طور پر متعین ہے تو آپ خود حساب لگا کر دیکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح ہجری تطبیق میں بھی ٹحش غلطی کی گئی ہے۔ جیسے کہ پہلی ہجری کی پہلی تاریخ ۱۵ جولائی ۶۲۲ء سے دکھائی جو حقیقت میں ۱۸ جولائی میں ہے۔ پہلی ہجری کی پہلی تاریخ سے لے کر ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ کی آخری تاریخ تک کل دن بنتے ہیں پانچ لاکھ آٹھ ہزار پانچ سو اٹھائیس (۵۰۸۵۲۸) اب اگر عیسوی تاریخ کے دن بھی اتنے ہی نکلیں تو مطابقت صحیح ہوگی ورنہ غلط ثابت ہوگی؛ کیوں کہ اب اگر ۱۵ جولائی ۶۲۲ء مطابق یکم محرم پہلی ہجری سے لے کر ۱۲۵ اکتوبر ۲۰۱۴ء تک کے دن شمار کیے جائیں جو ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ کا آخری دن تھا، تو کل دن نکلے (۵۰۸۵۳۱) پانچ لاکھ آٹھ ہزار پانچ سو اٹھائیس۔ اس سے پتہ چلا کہ ہجری اور عیسوی کے دنوں کی تعداد برابر نہیں رہی بلکہ تین دن کا فرق نکلتا ہے؛ جبکہ مطابقت کے لیے ضروری ہے کہ دونوں کے دن برابر رہیں؛ کیوں کہ ایک دن کے مقابلے میں ایک ہی دن آتا ہے، دنوں میں کمی زیادتی نہیں ہو سکتی ہے، ایک ہفتے میں سات دن عیسوی میں ہیں تو سات ہی دن ایک

ہفتے میں ہجری کے بھی ہیں، گویا دنوں میں کمی زیادتی نہیں؛ بلکہ کمی زیادتی سال کے دنوں کی تعداد میں ہوتی ہے۔ اس حساب سے معلوم ہوا کہ انجمن والی جنتری میں تطبیق صحیح نہیں ہے۔

اسی طرح دیگر کمپیوٹرائزڈ جنتریوں میں بھی آپ غور کریں کہ یکم جنوری ۱۱۳۵ء کی مطابقت میں ۱۴ ربیع الاول ۵۲۹ھ دکھایا گیا ہے؛ جبکہ صحیح حساب کے مطابق ۷ ربیع الاول ۵۲۹ھ ہے اور تحفہ شاہجہانی دائمی کیلنڈر میں ۷ ربیع الاول ہی دکھایا گیا ہے۔ اسی کی ایک دوسری مثال اور سمجھیں، کمپیوٹرائزڈ دنوں جنتریوں میں یکم جنوری ۱۵۳۵ء کا مطابق دکھا گیا ہے ۲۶ جمادی الثانی ۹۴۱ھ اور اس کے بعد یکم جنوری ۱۶۳۵ء کا مطابق دکھایا گیا ہے ۱۱ رجب ۱۰۴۴ھ۔ اب حساب لگا کر دیکھا جائے تو عیسوی حساب سے کل دن ۳۶۵۲۵ بنتے ہیں؛ لیکن ہجری میں ۲۶ جمادی الثانی ۹۴۱ھ سے ۱۱ رجب ۱۰۴۴ تک کل دن صرف ۳۶۱۵۵ ہی دن نکلتے ہیں گویا دس دن کا فرق نکل رہا ہے۔ اس کے مقابل تحفہ شاہجہانی دائمی کیلنڈر میں جو مطابقت دکھائی گئی اس میں دنوں حساب سے ۳۶۱۵۲۵ ہی نکلتے ہیں۔

ایک دوسری بڑی خرابی یہ ہے کہ کمپیوٹرائزڈ دنوں جنتریوں میں سے ایک میں تو ۲۱۰۰ء کی ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو ایک ہی دن دوشنبہ میں دکھایا گیا ہے، آپ غور کریں کہ ایک ہی دن میں دو تاریخیں کیسے ہو سکتی ہیں؟ اور دوسری میں ۲۹ فروری کو چھوڑ دیا گیا ہے؛ جبکہ یہ سال leap year یعنی اس کا فروری کا مہینہ ۲۹ دن والا ہے؛ کیوں کہ یہ چار تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس میں ایک دن گھٹانے کی وجہ سے باقی تمام تاریخیں پیچھے ہو گئی ہیں؛ لیکن تحفہ شاہجہانی دائمی کیلنڈر اس خرابی سے پاک ہے۔

اصول کے مطابق عیسوی کی ایک صدی میں ہجری کے ایک سو تین سال پچیس دن ہوتے ہیں؛ لیکن کمپیوٹر کی جنتریوں میں ۱۵۳۵ء سے لے کر ۱۶۳۵ء تک ایک صدی میں ہجری کی جو تاریخ دکھائی گئی ہے، اس میں صرف ایک سو تین سال اور پندرہ دن ہی بنتے ہیں۔ مثلاً ۲۶ جمادی الثانی ۹۴۱ھ سے لے کر ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۴۴ھ تک کل ۱۰۳ سال بنتے ہیں اس کے بعد ۱۱ رجب تک کے کل ۱۵ دن ہوتے ہیں؛ جبکہ اصول کے مطابق ۲۵ دن ہونے چاہئیں؛ اس لیے کہ عیسوی کے سو سال میں ۳۶۵۲۵ دن ہوتے ہیں ہجری حساب سے اس تعداد کو پورا کرنے میں ۱۰۳ میں کل دن ۳۶۵۰۰ ہی بنیں گے، صدی مکمل کرنے کے لیے ۲۵ دن کی مزید ضرورت پڑتی ہے؛ تا کہ عیسوی اور ہجری کے دنوں کی تعداد برابر ہو سکے۔ اگر یہی حساب ”تحفہ شاہجہانی دائمی کیلنڈر“ سے جوڑا جائے تو ایک سو تین سال پچیس دن ہی نکلتے ہیں۔